© rasailojaraid.com

شکریہ و شکایت

از جناب مولوی عبدالخالق صاحب ایم اے عربک کالج دہلی

برہان جون ۳۹ئ‍ میں بعنوان "تو تو میں میں" مولانا اعزاز علی صاحب کے قلم سے جو نوٹ شائع ہوا ہے اس کے نیک جذبہ کی داد دیتے ہوئے حسب ذیل نقاط بغرض ملاحظہ پیش کرنے کی ہمت کرتا ہوں:۔

(۱) مولانا کے سمط اور اس کے مؤلف کے متعلق نیک خیالات اُن کے دل کی نیکی کے آئینہ دار ہیں اور اس لیے ہر طرح قابل قدر، پھر بھی حقائق ذیل کو کسی طرح نظر انداز نہیں کیا جاسکتا کہ:۔

(۲) کتاب یا مؤلف کی تحسین کے سلسلہ میں کسی خاص مدرسہ کے اساتذہ کی استادی یا شاگردی یا طویل ذاتی تعارف کا ذکر یقیناً بجا نہیں، اس لیے کہ وہ جملہ علما، جو اس تنگ دائرہ کی حدود سے باہر ہیں اُن کی بیجا حق تلفی ہوگی، وما یعلم جنود ربك الا هو، اور یوں بھی یہ سراسر بیجا جنبہ داری ہے جس کو اسلام روا نہیں رکھتا۔ کیا اسی کا یہ نتیجہ نہیں کہ دیوبند، بریلی، ندوہ اور علمائے حدیث کے مابین اسی منافرت کی بدولت آج وہ محاذ قائم ہے جس کو ایک غیور مسلمان اسلام و کفر کے مابین قائم دیکھنا چاہتا تھا۔

(۳) مولانا کا فرمان بجا ہے، علم کسی کی میراث نہیں، یعنی کہ علمی تنقید کا ہر علم دوست کو حق پہنچتا ہے، مگر بیجا طعن و تشنیع کا کسی کو حق نہیں، طعنہ زن کو تو خود مولانا اپنے الفاظ میں "متجاوز عن الحد" "بے راہ رو" "کم ظرف" "سیئ الادب" اور "نادان" بتاتے ہیں۔ عربی میں ظالم اور معتدی ایسے ہی آدمی کو کہتے ہیں جس کے متعلق قرآنِ حکیم کا فرمان ملاحظہ ہو:۔ فمن اعتدی علیکم فاعتدوا علیہ بمثل ما اعتدی علیکم واتقوا اللہ نیز آیت جزاء سیئۃ سیئۃ مثلها بھی، ان میں لفظ مثل غور طلب ہے کہ الجزاء من جنس العمل

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

(۴) سو جب مولانا نے اپنے اس تین صفحہ کے نوٹ میں منتقد پر سابق الذکر پانچ ریمارک کیے ہیں، تو کیا مولانا مبین جن کو اپنے ۱۰۰ صفحات کے مضمون میں ۱۵۰ ریمارک کرنے کا حق پہنچتا تھا اپنے پورے حق کو نہ استعمال کرنے کے باوجود مورد ملامت ہونگے۔

(۵) علاوہ آیات سابقہ کے خود مولانا اپنا حاشیہ حماسہ ملاحظہ فرمالیں، بذیل:-

دنّاهم كما دانو

وبعض الحلم عند الجهل للذلة اذعان

(۶) اہنسا کا اصول عجمی اور خالصتاً عیسوی یا ہندی ہے، اسلام بلکہ زندہ عیسائیت بھی اس کو ماننے کے لیے تیار نہیں، اور وہ سراسر قرآنی روح کے خلاف ہے، اور نظام عالم کو بالکل زیر و زبر کر دینے والا ہے آں محترم تو صدر نشین اریکۂ درس دین ہیں، اس غیر اسلامی اصول کو کیسے مان سکتے تھے؟

(۷) بنا بریں وجوہ لازم ہے کہ یہاں منتقد کے رندانہ ریمارکوں کو بھی معارف ۳۱ء کے صفحات سے نقل کر دیا جائے، تاکہ مولانا کی تحریر کی بنا پر کوئی یک طرفہ رائے نہ قائم کی جائے، اور طرفین کے الفاظ کے پیش نظر ہونے سے ناظرین کو بصیرت اور حقیقت تک رسائی حاصل کرنے میں سہولت ہو:-

۲۷۲ - جلیل القدر اُستاد کی توہین کی ہے۔

۲۷۳ - یہ مرحلہ اُن لوگوں کے واسطے چھوڑ دیتے جو اس میدان کے شہسوار ہیں۔

۲۷۳ - ابو علی کو احد الکاذبین کہنا۔

۲۷۴ - مثل الذلیل یعوذ تحت القرمل - ذلیل کی طرح جو قرمل کی پناہ ڈھونڈھے۔

۲۷۴ - بدر الدین کے اغلاط عینی کے الطاف و عنایات ہیں

۲۷۴ - عاجز مبین، یہ لفظ خلاف شرع ہے۔

۲۷۵ - لغات العرب کو اپنا مملوکہ مکان اور مفتوحہ علاقہ بنالیا ہے۔

۲۷۶ - کیا اُنہوں نے لغات عرب کا احاطہ کیا ہے۔

۲۷۶ - اور ایک عوام فضولیین عجزہ اور غرباء کے اغلاط ہیں۔

(۱) یاد رہے کہ مبین صاحب اپنے کو العاجز الغریب لکھا کرتے ہیں۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۲۷۶ ـ اور ایک اناڑی کا گرنا۔

۲۷۷ ـ کتاب ابوالعلا، اول سے آخر تک مبالغہ آمیز
مدح وستائش ہے۔

۲۷۸ ـ اپنے کمالِ فن سے آئندہ تحریف وتصحیف کا
میدان بخاری کی جگہ کہیں قرآن پر نہ قائم کردیں
لیمحص اللہ الخبیث من الطیب تاکہ اللہ خبیث کو
پاک سے جُدا کردے۔

۲۷۸، ۴۳۰ ـ زبردست علمی خیانت۔

۲۷۸ ـ صحیح بخاری وغیرہ کے اغلاط بھی اپنی طرف سے
گھڑ لیے ہیں۔

۲۷۹ ـ سئل سابق ابوعبداللہ سے دریافت کرتے؟

۲۸۰ ـ عربی زبان کو مکدر کرچکے اور کرتے جارہے ہیں۔

۳۴۵ ـ کذا لکھنا عجز کا ثبوت ہے۔

۳۴۶ ـ "خل الطریق البیت جو منارہ اونچا کرسکتا ہے(آپ)
اس کے لیے راستہ چھوڑ دو، اور خود (یعنی کہ میں)
چھوٹے میں جا بسو جہاں تمہیں تمہاری قسمت لے پھینکا ہے"

۳۴۸ ـ یہ تمہارا گھونسلا نہیں، دال پیش دو چل دو۔

۳۴۹ ـ فن حدیث پر پہنچ گیے، یہ الگ میدان ہے
"تمن تحلی بغیر ما ہو فیہ البیت یعنی کہ جھوٹا مدعی امتحان میں
آن کر رسوا ہوجاتا ہے۔

۳۴۹ ـ صریح بہتان ہے۔

۳۵۰ ـ اصل کتاب کو مسخ کرنا۔

۳۵۱ ـ لغو اور فضول ہے۔

〃 حیلہ اور سفاہت وجرأت سی زیادہ نہیں۔

۳۵۲ ـ افتراء ہے۔

〃 تحقیق کے سمندر کو چھوڑ بھاگے۔

۳۵۵ ـ بغیر سوچے سمجھے نقل کیا ہے۔

۴۲۶ ـ خبط وخلط وتعسف ہے

〃 عجب ادعا، غفلت کا نتیجہ ہے۔

۴۳۰ ـ "وفی صمت ستر للعیی" جاہل کے لیے خاموشی
پردہ پوشی کا کام کرتی ہے۔

۴۳۰ ـ بخاری پر ہاتھ صاف کردیا۔

〃 "فاہدی الکیر عن خبث الحدید" بھٹی پر رکھنے سی خبث
الحدید نکل پڑا۔

۴۳۱ ـ "اذا رزق الفتی وجہا وقاحا" بے حیا کے جو جی
میں آئے بکا کرے۔

۴۳۱ ـ جیسے عجائب سی دلچسپی ہو وہ ایسے ہی لغات
بنا تا رہتا ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۴۳۴۔ محض فضول اور لغو حاشیہ۔ ۴۳۶۔ وہ تو تفضیح ورطب اشیاء کا تتبع کرتے ہیں۔

" لچر اور بے معنی بات۔ ۴۳۴۔ "مجلج مضغۃ" البیت کچا گوشت چباتا ہے جو پیٹ میں پہنچ کر گند پھیلائیگا۔

۴۳۵۔ اتنے اغلاط کا انبار اپنے سر پر نہ لادتے۔ ۴۳۶۔ لآلی کو خواہ مخواہ اپنا مہمان بنا لیا تھا۔

" کون جدید اجتہاد کیا ہے

(۸) اگر مولانا منتقد کے مضمون کو پڑھنے کی زحمت گوارا فرماتے تو اُن کو یہ بات مانے بغیر کسی طرح چارہ نہ ہوتا کہ ایسی تنقید کا ایسا ہی جواب ہوتا ہے۔ شرعاً قانوناً عرفاً اور انصافاً تھپڑ کے جواب میں اپنا گال جھکا دینا اسلامی تعلیمات اور بقاء نظام عالم کے سراسر منافی ہے۔

(۹) اصل گالیاں کیا ہونگی جو معارف کے قلم ادارت کی ۸ ماہ کی محنت شاقہ کی تعدیل و تبدیل اور کاٹ چھانٹ کے باوجود اتنی کچھ بچ رہیں۔ معارف کی علم پروری کی اس سے بڑھ کر اور کیا مثال ہوگی؟ کہ اُس نے سامعین کے مسامع پر رحم فرمایا اور اس طرح عدل سلیمانی نے اس سرچشمہ علم و فیض کو پبلک کو محروم نہ رکھا۔

(۱۰) مولانا سے سوال یہ ہے کہ جب معارف جیسا دیرینہ خادم علم و حکمت رسالہ ان قباحتوں کی اشاعت کو رفاہ عام بلکہ کار ثواب سمجھتا ہے، تو پھر برہان ایسے میدان صحافت کے نووارد کو اُن کے کلوخ بکلوخ (دگر علمی) جواب کی اشاعت میں کیونکر مورد الزام بنایا جا سکتا ہے؟

مولانا سے میری التماس ہے کہ ان معروضات کی روشنی میں اپنے فیصلہ پر نظر ثانی فرمائیں تاکہ میمن صاحب نے مقدمہ میں جو عذر پیش کیا تھا اُس کی صحت کی داد دے سکیں کہ وہ ہنوز اپنی جگہ قائم ہے۔

ستم کنی زر دِید ے اے مفتی زماں معذور دار مت کہ تو او را نہ دیدہ

آخر میں مولانا کی علمی قدردانی کے شکریہ پر ان سطور کو ختم کرتا ہوں۔

© rasailojaraid.com